FOR IMMEDIATE RELEASE

پریس ریلیز

اے ایچ آر سی-پی ایل-015-2007

پاکستان: اے ایچ آر سی چیف جسٹس کی بھرپور حمایت کی اپیل کرتا ہے جنہوں نے اپنے دفاع کیلئے سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کی ہے

(ہانگ کانگ، 19 اپریل 2007ء)

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن (اے ایچ آر سی) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مسٹر باسل فرنانڈو نے کہا کہ جب ایک **ملک** کے چیف جسٹس کو اپنے حقوق منوانے کیلئے سپریم کورٹ میں ذاتی طور پر پٹیشن داخل کرنی پڑے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس **ملک** میں واقعتاً ایک سنگین آئینی بحران پایا جاتا ہے۔ مسٹر باسل فرنانڈو نے ان خیالات کا اظہار چیف جسٹس آف پاکستان جناب جسٹس افتخار محمد چوہدری کی جانب سے 18 اپریل کو سپریم کورٹ میں داخل کی گئی پٹیشن پر سے تبصرہ کرتے ہوئے کیا جس میں جنرل پرویز مشرف کی جانب ان کے خلاف پیش کئے جانے والے ریفرنس کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اے ایچ آر سی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے کہا کہ اس تاریخی پٹیشن میں چیف جسٹس نے اپنے خلاف ریفرنس کی سماعت کے سلسلے میں سپریم جوڈیشل کونسل کی اہلیت سے متعلق 132 سوالات اٹھائے ہیں۔ ان سوالوں کا تعلق چیف جسٹس کے بغیر سپریم جوڈیشل کونسل کی تشکیل، کونسل کے بعض ارکان کے ذاتی تعصب اور ترقی کے امکانات، ریفرنس پیش کرنے والی اتھارٹی یعنی صدر جنرل پرویز مشرف کی بدنیتی اور وہ عجلت جس سے انہوں نے کام لیا، چیف جسٹس کو غیر قانونی طور پر معطل کرنے اور جبری رخصت پر بھیجنے، قائم مقام چیف جسٹس کی جانب سے غیر قانونی طور پر عہدہ سنبھالنے، عدلیہ کی آزادی پر حملے اور سپریم جوڈیشل کونسل کی کارروائی بند کمرے کے بجائے کھلی عدالت میں کرنے جیسے معاملات سے ہے جس کے نتیجے میں ممکن ہوگا کہ پاکستانی عوام کارروائی کی تفصیلات جان سکیں۔ چیف جسٹس نے اپنی پٹیشن میں عدالت سے یہ قرار دینے کی درخواست کی ہے کہ سپریم جوڈیشل کونسل چیف جسٹس کی عدم موجودگی میں قانونی طور پر تشکیل شدہ نہیں ہے اور یہ کہ کونسل کی صدارت ایک قائم مقام چیف جسٹس نہیں کر سکتے۔ انہوں نے عدالت سے مزید درخواست کی ہے کہ ان کے خلاف پیش کئے گئے ریفرنس کو بدنیتی پر مبنی اور کثیر المقاصد قرار دیا جائے۔ انہوں نے ایسے احکامات کو جن کے تحت چیف جسٹس کو کام کرنے سے روکا اور چھٹی پر بھیجا گیا تھا غیر قانونی قرار دینے کی درخواست بھی کی ہے۔ سپریم کورٹ سے کہا گیا ہے کہ سپریم جوڈیشل کونسل کی جانب سے مقدمے کی بند کمرے میں سماعت کے فیصلے کو غیر آئینی، بنیادی حقوق کے منافی اور انصاف سے انحراف کے مترادف قرار دیا جائے۔

مسٹر باسل فرنانڈو نے کہا کہ جب ایک **ملک** کے چیف جسٹس کو انصاف حاصل کرنے کیلئے خود اپنی ہی عدالت میں ایک مایوس فریق مقدمہ بننا پڑے تو اس بات کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے کہ پاکستان میں عام لوگوں کو جو مقدمات میں فریق ہوتے ہیں کس قسم کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا۔ پاکستانی عوام اور بین الاقوامی برادری کو کم از کم اب آنکھیں کھول کر صرف چیف جسٹس کا مسئلہ ہی نہیں بلکہ نظام انصاف کو مجموعی طور پر دیکھنا چاہئے جو مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ نام نہاد آزاد دنیا ایک ایسی فوجی حکومت کی حمایت کیسے کر سکتی ہے جو

اپنے چیف جسٹس کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرتی ہو لیکن دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے تحفظ کیلئے یہ فوجی حکومت ضروری ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ چیف جسٹس کے کاز کی کم از کم اس طور پر بھرپور حمایت کی جائے کہ شاید اس کے نتیجے میں ان بھاری نقصانات کا ازالہ ہو سکے جو فوجی حکومت نے نظام انصاف اور پاکستانی عوام کو پہنچائے ہیں۔

###

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق سے متعلق معاملات پر نظر رکھتا ہے۔یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔